18555

174 ص

صفر ۱۴۳۶ھ

NOVEMBER 2014

دار الافتاء

NOVEMBER						
M	T	W	T	F	S	S
					1	2
3	4	5	6	7	8	9
10	11	12	13	14	15	16
17	18	19	20	21	22	23
24	25	26	27	28	29	30

محمد سلیم کے چار بچے تھے ایک بیٹی اور 3 بیٹے
انتقال کے وقت 2 دکانیں تھیں جو انکے انتقال کے بعد بیچی
گئیں - بیٹی شادی شدہ تھی اور تینوں بیٹے غیر شادی شدہ تھے
انتقال کے بعد بیچی گئی دکانوں کی رقم چاروں بہن
بھائیوں کی باہمی رضامندی سے کاروبار میں لگائی گئی جو کہ
تینوں بھائیوں نے شروع کیا ~~بیب~~ اور ایک آفس بھی

26 ۳ صفر WEDNESDAY

27 ۴ صفر THURSDAY

خریدا گیا یہ سب 2010 میں ہوا - بھائیوں نے
بہن سے پوچھا کہ تمہیں تمہارا حصہ ابھی چاہیئے یا ہم تمہارا
حصہ بھی کاروبار میں لگا دیں - بہن نے کہا کہ میرا حصہ
بھی کاروبار میں لگا دو - میں اپنا ابھی شوہر کے ہاتھ
میں نہیں دینا چاہتی - ابھی شوہر خرچا دینے میں تنگی
دیتا ہے تم لوگ کاروبار چل جانے کے بعد ہر مہینے
کچھ رقم ماہانہ دیتے رہنا - اب سوال یہ ہے کہ

صفر ۱۴۳۶ھ

NOVEMBER 2014

M	T	W	T	F	S	S
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	30	31				

DECEMBER

(۱) کیا بہن کو حصہ 2010 میں بیچی گئی دکانوں کی مالیت کے حساب سے دیا جائے گا یا حالیہ کاروبار کی مالیت سے دیا جائے گا؟

(۲) کیا بہن اس آفس کی مالیت میں بھی حصے دار ہے؟

(۳) کیا بہن بھائیوں کے کاروبار میں حصے دار کہلائی گی؟ (مہربانی فرما کر اس معاملے میں ہماری رہنمائی فرمائیں)

۱ صفر MONDAY 24

۲ صفر TUESDAY 25

0336 1837723

اہلیہ عامر اقبال

وضاحت: مرحوم سلیم کی اہلیہ زندہ ہیں۔ الحمد للہ مرحوم کے والدین، دادا دادی، نانا نانی کا انتقال ان کی زندگی میں ہی ہو گیا تھا۔

پتہ: گلشن اقبال کراچی

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱،۲،۳)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں جس طرح کاروبار اور آفس میں تینوں بھائی شریک ہیں اسی طرح بہن اور والدہ بھی شریک ہیں، ان سب کو میراث کی تقسیم کے وقت مارکیٹ کے اعتبار سے اپنے اپنے حصوں کے تناسب سے حصہ دیا جائے گا، جس کی تفصیل یہ ہے کہ:

مرحوم سلیم نے بوقتِ انتقال اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال و جائیداد مثلاً پلاٹ، نقد رقم، سونا چاندی، مالِ تجارت، کپڑے، برتن اور مرحوم کا وہ قرض جو ان کا کسی پر ہو اور مرحوم نے اپنی زندگی میں وہ وصول یا معاف نہ کیا ہو، غرض جو بھی چھوٹا بڑا سامان چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے، اس میں سب سے پہلے ان کے کفن ودفن کے متوسط اخراجات نکالے جائیں، تاہم اگر یہ اخراجات کسی نے احسان کے طور پر ادا کر دیئے ہوں، تو ان کے ترکہ سے یہ اخراجات نہیں نکالے جائیں گے۔ البتہ اگر مرحوم کے ذمہ کسی کا کوئی واجبُ الاداء قرض ہو تو اسکے ترکہ سے وہ ادا کیا جائے، نیز اگر مرحوم نے اپنی بیوی کا مہر ادا نہ کیا تو اس کے ترکہ سے بیوہ کا مہر بھی ادا کیا جائے گا، اس کے بعد دیکھیں کہ اگر مرحوم نے کسی غیر وارث کے حق میں کوئی جائز وصیت کی ہو تو اس پر بقیہ ترکہ کے ایک تہائی (1/3) مال کی حد تک عمل کریں، اس کے بعد جو ترکہ باقی اس کے کل آٹھ (8) برابر حصے کر کے ایک (1) حصہ بیوہ کو، ایک (1) حصہ بیٹی کو اور تینوں بیٹوں میں سے ہر ایک کو دو دو (2) حصے دیدیں۔

تقسیم کا نقشہ یہ ہے

مسئلہ:۸ مرحوم سلیم

میـ

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی
1	7			
1	2	2	2	1
12.5٪	25٪	25٪	25٪	12.5٪

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (٦ / ٢٨٥)

يقع كثيرا ذكره في التتارخانية وغيرها: مات رجل وترك أولادا صغارا وكبارا وامرأة والكبار منها أو من امرأة غيرها فحرث الكبار وزرعوا في أرض الغير كما هو المعتاد والأولاد كلهم في عيال المرأة تتعاهدهم وهم يزرعون ويجمعون

(جاری ہے۔۔۔)

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

الغلات في بيت واحد وينفقون من ذلك جملة صـــارت هذه واقعة الفتوى:
واتفقت الأجوبة أنهم إن زرعوا من بذر مشـترك بينهم بإذن الباقين لو كبارا أو إذن الوصي لو صغارا فالغلة مشتركة، وإن من بذر أنفسهم أو بذر مشترك بلا إذن فالغلة للزارعين اهـ.............. واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

الجواب صحیح

بندہ محمد عبدالمنان عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۶/ذوالحجہ/۱۴۳۹ھ

۲۸/اگست/2018ء

محمد اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۶/ذوالحجہ/۱۴۳۹ھ

28/اگست/2018ء

الجواب صحیح

۱۷/۱۲/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
محمد طاہر غفرلہ
۲۱/۱۲/۱۴۳۹ھ